



سوال

(25) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرع متین شعر ڈیل کے بارے میں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرع متین شعر ڈیل کے بارے میں؟

جہنم میں جھونک ایسی جنت کو رضوان نہ ہو جسمیں گلزار بطحا کے منظر

ہے دنیا سے بڑھ کر بہار مدینہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

بعض سخن ناشناس قاصر الفہم شعر میں قباحت شرعی کا حکم لگاتے ہیں اور جنت کی بابت اسارت ادب و مذمت و امانت کا بد نما پہلوان کو محسوس ہوتا ہے ان کا یہ خیال کس حد تک صحیح ہے جنت جو ہر خرابی اور عیب سے منزہ ہے اس کی تحقیر و ذم کا حامل شعر کو قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائل شاعرانہ طرز بیان و اسلوب تخیل سے محض نا آشنا اور تعبیرات ساحرانہ سے بالکل بیگانہ اور حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام گوش گزار ہوتی تو وہ ایسی جرات نہ کرتا، شاعر نے بقوت تخیل ایک قسم کی جنت مہوم پیدا کی جو اس کی وابستگی کا منظر نہیں رکھتی پھر اس مفروضہ و خیالی جنت کا مقابلہ بطحا شریف یعنی مکہ معظمہ کے سواد مقدس سے کیا اور ذہنی تراشیدہ جنت پر اس کو فضیلت دہی اس میں وہ شعر او شاعر کیوں کر خطا وار ٹھہرایا جاسکتا ہے تخیل شاعرانہ کا میدان نہایت وسیع ہے، معترض بیچارہ مذاق شعری و شرعی نہیں رکھتا۔ المعذور مجبور شعر مذکور حضرت مناطقہ کی اصلاح میں قضیہ متصلہ لزومیہ ہے اس میں مستلزم مجال بھی ہوتا ہے، اسلوب کلام ربانی و طرز بیان قرآنی پر نظر لروا شاد ہے **لَوْ كَانَ فِيهَا آلَاءُ اللَّهِ لَفَسَدَتَا** یعنی اگر زمین و آسمان میں چند معبود خالق ہوتے تو یہ فاسد ہو جاتی دوسری جگہ کلام پاک متعلق فرمایا ہے، **وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا** یعنی اگر قرآن غیر خدا کی طرف سے ہوتا، تو اس میں اختلاف کثیر پایا جاتا یہ طرز بیان قرآنی ہے جو معجز و بلیغ ہے اور شعر مذکور کا انداز کلام بھی اسی طرز کی تقلید ہے اس میں شک و شبہ صریح کفر و ضلالت ہے، **لَوْ بَدَّلْنَا مِنْ بَيْنِ عَيْنِهِ اسْمَاءَ الْحَمِلِ** شاعر کسی صورت میں مورد ظلم نہیں ہو سکتا ہے، اور شعر مذکور میں قباحت شعری و شرعی نہیں ہے اور اعتراض سخن فہمی سے بعید دلیل جمل ہے

(احقر مفتی ظلیل الرحمن عفی عنہ) (اخبار الجلیت دہلی جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۲۴)



حذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 10 ص 49

محدث فتویٰ